روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 12 جنوری 2012ء 17 صفر 1433 ہجری 12 صلح 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 10

دوسری شرط بیعت

یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر یک فسق اور فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 563)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

پھر بعد اس کے چوتھی حالت ہے جس سے نفسِ امّارہ بہت ہی پیار کرتا ہے اور جو تیسری حالت سے بدتر ہے کیونکہ تیسری حالت میں تو صرف مال کا اپنے ہاتھ سے چھوڑنا ہے۔ مگر چوتھی حالت میں نفس امارہ کی شہوات محرمہ کو چھوڑنا ہے اور ظاہر ہے کہ مال کا چھوڑنا بہ نسبت شہوات کے چھوڑنے کے انسان پر طبعاً سہل ہوتا ہے۔ اس لئے یہ حالت بہ نسبت حالات گذشتہ کے بہت شدید اور خطرناک ہے اور فطرتاً انسان کو شہوات نفسانیہ کا تعلق بہ نسبت مال کے تعلق کے بہت پیارا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ مال کو جو اس کے نزدیک مدار آسائش ہے بڑی خوشی سے شہوات نفسانیہ کی راہ میں فدا کر دیتا ہے۔ اور اس حالت کے خوفناک جوش کی شہادت میں یہ آیت کافی ہے۔ ولقدهمت به .... یعنی یہ ایسا منہ زور جوش ہے کہ اس کا فرو ہونا کسی برہان قوی کا محتاج ہے۔ پس ظاہر ہے کہ درجہ چہارم پر قوت ایمانی بہ نسبت درجہ سوم کے بہت قوی اور زبردست ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور ہیبت اور جبروت کا مشاہدہ بھی پہلے کی نسبت اس میں زیادہ ہوتا ہے اور نہ صرف اس قدر بلکہ یہ بھی اس میں نہایت ضروری ہے کہ جس لذت ممنوعہ کو دور کیا گیا ہے اس کے عوض میں روحانی طور پر کوئی لذت بھی حاصل ہو اور جیسا کہ بخل کے دور کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی رازقیت پر قوی ایمان درکار ہے۔ اور خالی جیب ہونے کی حالت میں ایک قوی توکل کی ضرورت ہے تا بخل بھی دور ہو اور غیبی فتوح پر امید بھی پیدا ہو جائے۔ ایسا ہی شہوات ناپاک نفسانیہ کے دور کرنے کے لئے اور آتش شہوت سے مخلصی پانے کے لئے اس آگ کے وجود پر قوی ایمان ضروری ہے جو جسم اور روح دونوں کو عذاب شدید میں ڈالتی ہے اور نیز ساتھ اس کے اس روحانی لذت کی ضرورت ہے جو ان کثیف لذتوں سے بے نیاز اور مستغنی کر دیتی ہے۔ جو شخص شہوات نفسانیہ محرمہ کے پنجہ میں اسیر ہے وہ ایک اژدہا کے منہ میں ہے جو نہایت خطرناک زہر رکھتا ہے۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ جیسا کہ لغو حرکات کی بیماری سے بخل کی بیماری بڑھ کر ہے اسی طرح بخل کی بیماری کے مقابل پر شہوات نفسانیہ محرمہ کے پنجہ میں اسیر ہونا سب بلاؤں سے زیادہ بلا ہے جو خدا تعالیٰ کے ایک خاص رحم کی محتاج ہے اور جب خدا تعالیٰ کسی کو اس بلا سے نجات دینا چاہتا ہے تو اپنی عظمت اور ہیبت اور جبروت کی ایسی تجلی اس پر کرتا ہے جس سے شہوات نفسانیہ محرمہ پارہ پارہ ہو جاتی ہیں اور پھر جمالی رنگ میں اپنی لطیف محبت کا ذوق اس کے دل میں ڈالتا ہے اور جس طرح شیر خوار بچہ دودھ چھوڑنے کے بعد صرف ایک رات تلخی میں گذارتا ہے بعد اس کے اس دودھ کو ایسا فراموش کر دیتا ہے کہ چھاتیوں کے سامنے بھی اگر اس کے منہ کو رکھا جائے تب بھی دودھ پینے سے نفرت کرتا ہے۔ یہی نفرت شہوات محرمہ نفسانیہ سے اس راستباز کو ہو جاتی ہے جس کو نفسانی دودھ چھڑا کر ایک روحانی غذا اس کے عوض میں دی جاتی ہے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 237)

اراکین خصوصی وعاملہ
مجلس انصاراللہ برطانیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال 2012ء کیلئے درج ذیل اراکین خصوصی وعاملہ مجلس انصاراللہ برطانیہ کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

اراکین خصوصی

مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب، مکرم مرزا مجیب احمد صاحب، مکرم عبدالسمیع صاحب
مکرم عبدالباسط راجپوت صاحب

اراکین عاملہ

مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس
مکرم منصور احمد کاہلوں صاحب نائب صدر اول
مکرم ڈاکٹر چوہدری اعجاز الرحمٰن صاحب
نائب صدر صف دوم
مکرم مرزا عبدالرشید صاحب نائب صدر
مکرم چوہدری رفیق احمد جاوید صاحب نائب صدر
مکرم ظہیر احمد جتوئی صاحب نائب صدر
مکرم ڈاکٹر داؤد احمد طاہر صاحب قائد عمومی
مکرم خالد محمود عامر صاحب ایڈیشنل قائد عمومی
مکرم ڈاکٹر منصور احمد ساقی صاحب قائد تربیت
مکرم دبیر احمد بھٹی صاحب ایڈیشنل قائد تربیت
مکرم چوہدری عبدالمنان اظہر صاحب قائد مال
مکرم نصیر احمد ظفر صاحب ایڈیشنل قائد مال
مکرم میاں عبدالوہاب محمود صاحب
قائد دعوت الی اللہ
مکرم شکیل احمد بٹ صاحب
ایڈیشنل قائد دعوت الی اللہ
مکرم میاں عبدالسمیع عمر صاحب قائد تعلیم
مکرم محمود علی مرزا صاحب قائد اشاعت
مکرم عبدالعظیم خان صاحب قائد ایثار
مکرم فیاض احمد ملہی صاحب ایڈیشنل قائد ایثار

باقی صفحہ 8 پر

مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب

والدین اور طلباء کے لئے ضروری نصائح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنی تمام زندگی جماعت کی بھلائی اور راہنمائی میں صرف کر دی۔ آپ نے خدا سے علم پا کر جماعت کے افراد کے لیے زندگی کی راہیں متعین کیں اور خود انتھک محنت کر کے مشعل راہ تیار کر دی جس سے آج بھی جماعت روشنی پا رہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ایک عظیم الشان تعلیمی منصوبہ کا اعلان 1980ء میں فرمایا تھا اور طلباء کے لیے کم ازکم میٹرک پاس کرنے کا فرمایا۔

خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس معیار کو بڑھا کر کم ازکم ایف اے تک تعلیم حاصل کرنے کا فرمایا ہے۔حضور فرماتے ہیں:۔

”میں کہوں گا کہ ہر احمدی بچہ کو کم ازکم ایف اے ضرور کرنا چاہیئے“۔ (خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2003)

اب سوچنے والی بات یہ ہے کہ ہمارے طلباء تعلیم کو کیوں ترک کر دیتے ہیں، جبکہ آج کل کے دور میں تعلیم حاصل کرنا اشد ترین ضرورت ہے۔

میٹرک کے بعد تعلیم ترک کرنے کا رجحان ابھی کافی ہے،شاید انہیں حضورِ انور کا ارشاد نہیں پہنچا ۔حضور انور نے کم ازکم ایف اے تک پڑھنے کا فرمایا تھا۔تو ہماری پوری کوشش ہونی چاہئے کہ ہم حضور انور کے ارشاد کی تکمیل میں کم ازکم ایف اے تک کی تعلیم ضرور حاصل کریں۔

ہوسکتا ہے کہ کوئی طالب علم کہے کہ میں نے کوشش کی ہے مگر کامیابی نہیں ملی۔عربی میں محاورہ ہے کہ مَن جدَّ وَجدَ ۔جس نے کوشش کی اس نے پالیا۔کوشش کرنا ضروری ہے دنیا میں جتنے لوگوں نے اعلیٰ کامیابیاں حاصل کی انہوں نے مسلسل محنت کی اور وقتی ناکامیوں سے نہیں گھبرائے ہمیں تو حضرت مسیح موعود نے پیشگوئی کے رنگ میں بتا دیا ۔میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ کامیابی تو ہر لحاظ سے ملنی ہی ملنی ہے۔اس لئے وہ طلباء جو کسی وجہ سے کامیابی حاصل نہیں کر پاتے انہیں محنت کرنی چاہئے اور کوشش جاری رکھنی چاہئے۔

بالآخر وہ کامیاب ہو جائیں گے۔ان طلباء کے لئے جو کم سے کم معیار تعلیم ایف اے سے پہلے کسی وجہ سے ناکام ہوئے ہیں چند دنیا کے مشہور لوگوں کی مثالیں پیش کرتا ہوں۔

☆چرچل جو کسی زمانے میں برطانیہ کا مشہور وزیراعظم تھا دور طالب علمی میں چھٹی جماعت میں فیل ہوگیا تھا۔

☆نیوٹن جس نے بطور سائنسدان دنیا بھر میں نام پیدا کیا زمانہ تعلیمی میں سکول میں نہایت نکما طالب علم سمجھا جاتا تھا۔

☆لوئس پاسچر انٹرمیڈیٹ تک ایک عام سا اوسط درجے کی قابلیت کا حامل طالب علم تھا۔ کیمسٹری کے مضمون میں اس کا شمار سب سے نچلے درجہ میں ہوتا تھا۔

☆آئن سٹائن کا ڈاکٹریٹ کا تحقیقی مقالہ یونیورسٹی نے اس رائے کے ساتھ نامنظور کر دیا تھا کہ یہ مقالہ بے تکا اور تحقیقی اعتبار سے بے حد کمزور ہے۔

☆آئن سٹائن ہی تھا جس نے چار سال کی عمر تک بولنا نہیں سیکھا تھا اور سات برس تک پڑھنے لکھنے کے قابل نہ بن سکا جس کی وجہ سے اساتذہ نے اسے کند ذہن ہونے کا طعنہ دیا تھا۔

☆مشہور انگریزی ادیب کپلنگ کو ایک بار ممتحن نے بتایا کہ وہ انگریزی زبان کا استعمال نہیں جانتا اس لئے اس کا مضمون مسترد کر دیا گیا ہے۔

☆تھامس ایڈیسن نے جب بجلی کا بلب ایجاد کیا تو حتمی کامیابی سے قبل وہ دو ہزار بار ناکام ہوا تھا وہ ہر ناکامی پر یہ جملہ کہا کرتا تھا کہ وہ کامیابی سے قریب تر ہوتا جا رہا ہے۔

☆ابراہم لنکن 1816ء سے 1860ء تک پے در پے بہت صدمات اور ناکامیوں سے دوچار ہوا ماں کا انتقال کاروبار میں ناکامی مجلس قانون ساز میں شمولیت میں ناکامی دوست کا قرض 17 برس میں اتار سکا۔کانگریس کے لئے منتخب ہونے کی کوشش میں وہ تین بار ہارا امریکی سینٹ کا انتخاب ہارا۔پارٹی کے نائب صدر کے انتخاب میں ناکام رہا مگر یہ سارے صدمات اور ناکامیاں اس کا راستہ نہ روک سکے اور 1860ء میں وہ امریکہ کا صدر منتخب ہو چکا تھا۔انگریزی محاورہ ہے۔ Try try again but in vain کوشش کریں انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

علم و حکمت ایسا خزانہ ہے جو تمام دولتوں سے اشرف ہے دنیا کی تمام دولتوں کو فنا ہے لیکن علم و حکمت کو فنا نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد 3 ص 161)

حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے یہ علم اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ ہوتا ہے اور خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد 3 ص 7)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول قل رَبِ زِدنِی عِلماً کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

کون شخص ہے جس کو علم کی ضرورت نہیں یہ آیت جہاں فضیلت علم کو ظاہر کرتی ہے دوسری طرف ضرورت علم کی بھی دلیل ہے۔

(حقائق الفرقان جلد سوئم ص نمبر 108)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

علم کے بغیر کبھی صحیح عمل پیدا نہیں ہوسکتا۔

(مشعل راہ جلد اول ص 538 شائع کردہ خدام الاحمدیہ پاکستان)

کہتے ہیں۔

☆ہر تباہی میں تعمیر پوشیدہ ہوتی ہے،ناکامی کبھی حتمی نہیں ہوتی بلکہ ایک نئی اور روشن صبح آپ کی منتظر ہوتی ہے۔

☆وہ شخص کبھی ناکام نہیں ہوتا جو ناکامی کو قبول کرتا اور کوشش ترک نہیں کرتا۔

☆زندگی کے بڑے فیصلے ناکامی کے لمحات میں کئے جاتے ہیں کامیابی کے لمحات میں نہیں۔

☆ہر کامیاب انسان ناکامی پر دگنی قوت اور جوش و جذبہ سے ابھرتا ہے یہ بالکل اس طرح کا عمل ہوتا ہے جس طرح گیند پوری قوت سے واپس آتی ہے۔

☆اپنی غلطیوں سے ہمیشہ سیکھئے انہیں دہرانے سے گریز کریں پھر آپ دیکھیں گے کہ منزل تک کامیاب سفر آپ کے لئے آسان ہو جائے گا۔

(ماخوذ تعلیم اور کامیابی از ڈاکٹر تصدق حسین)

پس آج فیصلہ کریں کہ آپ نے پڑھنا ہے پڑھنا ہے اور پڑھنا ہے اور کم ازکم معیار کو بہرحال حاصل کرنا ہے۔محنت کریں دعا کریں اور دعا کے لئے حضور انور کی خدمت میں خط ضرور لکھیں اللہ نے چاہا تو بظاہر جو ناکامیاں ہیں وہ کامیابیوں میں بدل جائیں گی کیونکہ ہم کہہ سکتے ہیں ہماری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔

محبتوں کا سلام کہنا

دیارِ مغرب کو جانے والو دیارِ مشرق کے باسیوں کا
کسی غریب الوطن مسافر کی چاہتوں کا سلام کہنا

یہ ان سے کہنا کہ اے مسافر مری رگِ جاں کے پاس ہے تو
وہ فاصلے جو کہ بڑھ گئے تھے وہ قربتیں ہیں مدام کہنا

اے میرے سورج تری ضیا سے تمام مغرب چمک رہا ہے
تمام مشرق دمک رہا ہے یہ سلسلہ ہو دوام کہنا

میرے غریب الوطن مسافر کہ ہم تو تم سے غریب تر ہیں
ہمارا سورج تو کھو گیا ہے یہ سلسلہ ہو تمام کہنا

مرے مسیحا تری دعائیں مجھے تو سیراب کر رہی ہیں
تجھے ملا بارگاہ میں اس کی سدا بڑھے وہ مقام کہنا

اے میرے آقا یہ میرے نغمے ترے لئے بس ترے لئے ہیں
مری سُروں کے تمام دھارے ترے لئے ہیں مدام کہنا

ترے مخالف کی سازشیں بھی تمام ناکام ہو گئی ہیں
اُڑی ہے ہر سمت خاک اس کی ہوا ہے رسوائے عام کہنا

اسدؔ وہ مسرور ہوں کہ طاہر ترے لئے تو یہ ایک سے ہیں
مرے مسافر ملو جو ان سے محبتوں کا سلام کہنا

سید اقتدار احمد اسد

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

کھاریاں تاریخی پس منظر اور غلامان احمدیت کا تذکرہ

مکرم لئیق احمد ناصر چوہدری صاحب

جرنیلی سڑک یعنی گرینڈ ٹرنک روڈ پر سفر کرتے ہوئے، لاہور اور اسلام آباد کے وسط میں ضلع گجرات کے سرسبز وشاداب علاقہ سے گزر ہوتا ہے۔ یہ علاقہ دریائے چناب اور دریائے جہلم کے درمیان واقع ہے۔ یہاں آپ کو ہر طرف سبزہ ہی سبزہ نظر آئے گا۔ کہیں ندی نالوں اور نہروں کی مدھر آواز دل موہ لیتی ہے تو کہیں پہاڑوں کی خاموشی اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔ قدرتی حسن سے مالا مال اور ہر لحاظ سے یہ زرخیز علاقہ گوجرانوالہ ڈویژن میں آتا ہے۔ اس کی زرخیزی پہ امام آخرالزمان حضرت اقدس مسیح موعود نے مہر ثبت کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

’’سیالکوٹ، گجرات، گوجرانوالہ اور جہلم کے اضلاع کی سرزمین اپنے اندر (-) سرشت کی خاصیت رکھتی ہے۔ ان اضلاع میں بہت لوگوں نے حق کی طرف رجوع کیا ہے اور کثرت سے مرید ہوئے ہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 324)

یہاں کے اصل مکین گوجر اور جاٹ ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو ملا کر اس علاقے کو گجرات کا نام دیا گیا۔ اس آبادی کو مختلف وقتوں میں مختلف ناموں سے پکارا جاتا رہا۔ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ دنیا کی قدیم ترین آبادی ہے۔ گجرات کے مختلف حصوں سے ملنے والے آثار قدیمہ کے متعلق بھی بہت سی باتیں مشہور ہیں۔ کئی قبروں کے متعلق مشہور ہے کہ یہ انبیاء یا ان کے بیٹوں کی قبریں ہیں۔ بہرحال جہاں تک دنیا کی تاریخ ملتی ہے اس میں مختلف ناموں سے اس علاقے کا ذکر بھی ضرور ملتا ہے۔ تاہم کہا جاتا ہے کہ اس علاقہ کو گجرات کا نام مغل شہنشاہ اکبر نے دیا۔ اس کے متعلق کئی کتابوں میں ایک روایت یوں ملتی ہے کہ اکبر بادشاہ یہاں سے گذر رہا تھا کہ یہاں گوجروں اور جاٹوں کی لڑائی ہو رہی تھی۔ بادشاہ نے وجہ پوچھی تو لوگوں نے بتایا کہ معمول کی بات ہے زمین اور جانوروں کے چرانے کا جھگڑا ہے۔ اس پر اکبر بادشاہ نے کہا کہ جو قوم دوسری قوم کا علاقہ خرید سکتی ہے خرید کر سارے علاقے پر قابض ہو جائے اور لڑائی ختم کی جائے۔ چنانچہ گوجروں نے اس سارے علاقے کو خرید لیا اور اس کا نام گجروات رکھا گیا جو بعد میں گجرات رہ گیا۔ شہنشاہ اکبر کو یہ علاقہ اور یہاں کا پانی اتنا پسند آیا کہ یہاں اپنے لئے محل بنوایا جس کے آثار ابھی تک موجود ہیں۔ بنیادی طور پر یہاں کے لوگ زمیندار ہیں، تاہم حصول رزق کی خاطر بیرون ملک ہجرت کرنے والوں میں اس علاقے کا نام سرفہرست ہے۔

اس ضلع کے دل میں میری سندر بستی ’’کھاریاں‘‘ بستی ہے۔ یہ تحصیل کا صدر مقام ہے۔ کھاریاں کب سے یہاں آباد ہے؟ تاریخ اس بارے میں بالکل خاموش ہے۔ تاہم بعض کتابوں میں یہ ذکر ضرور ملتا ہے کہ جب سکندر اعظم یہاں سے گزرا تو اس وقت بھی اسی جگہ ایک کھاری نامی بستی آباد تھی۔ سکندر اعظم کی راجہ پورس سے ہاتھیوں کی جو مشہور زمانہ لڑائی ہوئی، وہ یہاں سے کچھ ہی فاصلے پر لڑی گئی تھی۔ اسی لئے بعض کے نزدیک گجرات ہاتھیوں کو باندھنے کی جگہ کو بھی کہتے ہیں۔

بہرحال مغلیہ دور حکومت کی نشانیاں (سرائے، شاہی کنوئیں، فوجوں کی پڑاؤ وغیرہ) تو ابھی تک موجود ہیں جو اب رفتہ رفتہ انسانی دست برد کا شکار ہو رہی ہیں۔ کھاریاں کی ایک باولی میں ایک کتبہ لگا ہوا کرتا تھا۔ جسے ڈاکٹر احمد حسین قریشی قلعہ داری نے بھی اپنی ضخیم کتاب ضلع گجرات میں درج کیا ہے۔

الغرض کہ مشہور عالم گزرگاہ پہ واقع یہ ایک بہت قدیم بستی ہے۔ جو اب ایک بہت بڑے ماڈرن شہر کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ چھوٹے چھوٹے گھروں کی جگہ بڑی بڑی کوٹھیوں نے لے لی۔ دکانوں کی جگہ دیوہیکل پلازے بن گئے، جہاں سے دنیا جہاں کی ہر چیز مل سکتی ہے۔ عام سکولوں کے ساتھ ساتھ بہترین اور ملک کے نامور تعلیمی اداروں کا قیام ہو گیا ہے۔ دفاعی نقطہ نگاہ سے یہاں کی چھاؤنی کی اہمیت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ علاج معالجے کی جدید سہولیات کی موجودگی، کھیت کھلیان، روپے پیسے کی ریل پیل وغیرہ ہر وہ چیز یہاں موجود ہے، جسے دنیا قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

یہ ساری باتیں ہوتی ہوں گی کسی کے لئے سندرتا کا باعث۔ مگر میرے ایمان کے مطابق یہ بستی اس دن سے سندر ہوئی، جس دن اس بستی نے میرے پیارے سید و مرشد حضرت اقدس مسیح موعود کے قدم چومے اور اس کے بعد حضرت اقدس کے کئی پیاروں کے بھی قدم چومے۔ یہ ساری برکت، شوکت اور ترقی و خوشحالی انہیں قدموں کی خاک کے صدقے اس بستی کے نصیب میں آئی اور یہ بستی، سندر بستی بن گئی۔

ویسے تو اس سرزمین کو فتح کرنے کے لئے سکندر اعظم سے لے کر قائد اعظم تک، سلطان محمود غزنوی سے لے کر بہلول لودھی اور ابراہیم لودھی وغیرہ سے ہوتے ہوئے شیر شاہ سوری تک، ظہیرالدین بابر، ہمایوں، جلال الدین اکبر اور جہانگیر سے لے کر اورنگ زیب عالمگیر تک، نادرشاہ سے احمد شاہ ابدالی تک اور سکھا شاہی سے انگریزی راج تک بہت سے دنیا کی تاریخ اور نقشہ بدلنے والے نامور جرنیلوں، شہنشاہوں، لیڈروں اور مہم جو حملہ آوروں کا قیام اور گذر اس بستی سے ہوا۔ مگر بیسویں صدی کے عشرہ اولیٰ میں دلوں کو فتح کرتے ہوئے، یہاں سے اس ہستی کا گذر ہوا، جس کے متعلق نوشتے قدیم سے خبر دے رہے تھے، جس کے انتظار میں اہل زمین کی نظریں آسمان کی طرف لگی ہوئی تھیں، جس کی ایک جھلک دیکھنے کی حسرت دل میں لیے کروڑوں انسان اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔

گو احمدیت کا پودا حضور کی آمد سے پہلے کھاریاں میں لگ چکا تھا اور کئی لوگ احمدی ہو چکے تھے مگر جب مقدمہ کرم دین بھین کے سلسلے میں حضرت اقدس مسیح موعود جہلم تشریف لائے تو اس سفر کے دوران آپ کا گزر میری اس بستی سے بھی ہوا۔ جہاں آپ کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے لوگوں کا ایک جم غفیر دیوانہ وار کھاریاں ریلوے سٹیشن پر ایک دن پہلے سے جمع تھا اور سوائے چند ایک کے اس وقت کے کھاریاں کی ایک بہت بڑی تعداد احمدیت میں داخل ہو گئی۔ بہت سے لوگ گاڑی کے پیچھے پیچھے پیاسوں کی طرح بیتاب پیدل جہلم تک گئے۔ کچھ احباب جو اس سے قبل احمدی ہو چکے تھے، وہ کچھ روز قبل ہی لنگر اور پہرے کے انتظام کی غرض سے جہلم چلے گئے۔

آپ خداتعالیٰ کے مامور تھے اور جیسا کہ حضرت اقدس نے اپنی تصنیف لطیف ’’ضرورۃ الامام‘‘ میں فرمایا ہے کہ مامور من اللہ کا زمانہ انتشار روحانیت کا زمانہ ہوتا ہے۔ پس حضرت اقدس مسیح موعود کے مبارک قدم رنجہ فرماتے ہی ایسا انتشار روحانیت ہوا کہ اس بستی کا ہر ذرہ اپنی اپنی بساط کے مطابق جگمگا اٹھا اور اس بستی سے ایسے وجود پیدا ہوئے جنہوں نے تاریخ احمدیت میں اپنا نام پیدا کیا۔ چنانچہ اگر تاریخ احمدیت کا مطالعہ کریں تو نظر آئے گا کہ احمدیت کی ہر صف میں اس بستی کے جوان اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے نہایت عاجزی مگر جوانمردی اور پوری وفاداری کے ساتھ خاموش خدمت گزاروں کی طرح کھڑے ہیں۔

ان صفوں میں پہلی صف رفقاء حضرت اقدس مسیح موعود کی ہے۔ اس صف میں حضرت حافظ مولوی فضل دین صاحب بالکل سامنے کھڑے نظر آتے ہیں۔ آپ احمدی ہونے سے قبل کھاریاں کی جامع مسجد کے خطیب تھے۔ مدرسہ دیوبند کے پڑھے ہوئے تھے۔ آپ کے ذریعہ سے ہی کھاریاں میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے 313 رفقاء کی فہرست میں آپ کا نام دوسرے نمبر پر درج فرمایا ہے۔ (انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11) آپ بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہیں۔

حضرت مولوی صاحب کے پیچھے اور بہت سے انتہائی سادہ لوگوں کے پُرنور چہرے بھی نظر آتے ہیں۔ جن میں مثلاً حضرت چوہدری غلام محمد صاحب ڈوگہ، حضرت چوہدری حسن محمد صاحب سیر، حضرت چوہدری غلام محمد صاحب سیر، حضرت میاں نوردین صاحب کاشمیری، حضرت چوہدری کرم دین صاحب کسانہ وغیرھم۔

پھر ایک صف ان جاں نثاروں کی ہے، جنہوں نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا اور ہمیشہ کے لئے امر ہو گئے۔

جو مر گئے انہیں کے نصیبوں میں ہے حیات
اس رہ میں زندگی نہیں ملتی بجز ممات

اس صف میں کھاریاں کا وہ بارعب سجیلا جوان کھڑا ہے، جس نے پاک مسیح کی پاک بستی کی حفاظت کے لئے اپنی جان قربان کی، یعنی مکرم چوہدری نیاز علی صاحب۔ (آپ کے متعلق خاکسار کا ایک تفصیلی مضمون روزنامہ الفضل کے 09 جون 2010ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے، تفصیلات کے لئے وہاں سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔)

اسی صف کے ساتھ ایک اور نئی صف کا اضافہ بھی تو ہوا ہے، یعنی سانحہ لاہور کے ان نہتے، پاک نفسوں کی صف، جن کو 28 مئی کو جمعہ کے روز راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔ اس صف میں 35 کے قریب گولیوں کے زخم کھانے والے مکرم فدا حسین صاحب اور مکرم میاں مبشر احمد صاحب کا تعلق بھی میری ہی سندر بستی سے تھا۔

جماعت احمدیہ کی ایک صف ناظران کی ہے، اس صف میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب کھاریاں کی بھرپور نمائندگی کر رہے ہیں۔ آپ کو لمبا عرصہ پہلے بطور ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ پھر بطور ناظر خدمت درویشاں اور آج کل بطور ناظر رشتہ ناطہ خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

اس کے بعد اچانک میری نظر تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین کی طرف گئی تو یہاں بھی میری بستی کے کئی فرزند نظر آئے۔ جن میں مثلاً مکرم ماسٹر چوہدری محمد خاں صاحب (پیدائش 25 دسمبر 1900ء، وفات 1945ء۔ پیدائشی احمدی، پنج ہزاری مجاہدین کمپیوٹر نمبر 3239)، جب

حضرت اقدس مسیح موعودمقدمہ کے سلسلے میں جہلم تشریف لائے اس وقت آپ کی عمر 4 سال تھی۔ آپ کے والدمحترم (حضرت چوہدری غلام محمد صاحب ڈوگہ) نے آپ کواٹھا کرزیارت کروائی، آپ کوخواب کی طرح کچھ کچھ یاد تھا۔

آپ کے نانا مکرم چوہدری بہاول بخش صاحب آف پنجن کسانہ ذیلدار تھے۔ انگریز نے اپنی حکومت چلانے کے لئے روٹ لیول سے ایک نظام وضع کیا۔ جس میں ہرگاؤں کاایک حاکم ہوتا تھا جونمبردار کہلاتا تھا۔ دوتین نمبرداروں پر ایک سفید پوش یاسرپنچ ہوتا تھااور چار پانچ سرپنچوں پر ایک ذیلدار ہوتا تھا۔ یہ تحصیل دار کے ماتحت ہوتا تھا۔ Gazetter of the Gujrat District 1921 میں 1920ء کے ضلع گجرات کے بورڈ کے ممبرز میں آپ کا نام بھی شامل ہے۔ اسی طرح ضلع کے ذیلدار میں بھی آپ کا نام شامل ہے۔

اسی گزٹیئر میں چوہدری محمد خاں صاحب کا نام بھی ضلع کے سفید پوشوں میں شامل ہے۔ آپ کھاریاں کے پہلے شخص تھے جس نے نسبتاً اعلیٰ دنیاوی تعلیم حاصل کی۔ آپ ہیڈ ماسٹر تھے اور تین ہائی سکول آپ کے زیرنگرانی چل رہے تھے۔ آج کل غالباً یہ پوسٹ (EO) ایجوکیشن آفیسر کہلاتی ہے۔ آپ نے اپنا سنٹر کھاریاں کوچھوڑ کر ایک قریبی گاؤں ''سہنہ'' کو بنایا۔ تاکہ وہاں کی نگرانی ہوسکے۔ اس طرح خود تکلیف اٹھا کر دوسروں کی خدمت کی۔ آپ کوعلم سے بے حد لگاؤ تھا اور آپ کی خواہش تھی کہ ہرکوئی زیور تعلیم سے آراستہ ہو۔

آپ کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری کرنل اکبرعلی صاحب اکثر بتایا کرتے تھے کہ بھائی جان کا ایک تھپڑ میری زندگی سنوار گیا۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ جب میں (کرنل صاحب) ابھی مڈل میں تھا تو ایک دن میں نے بھائی جان سے پڑھائی چھوڑنے کا کہا۔ یہ سننا تھا کہ آپ کو بہت غصہ آیا اور زوردار تھپڑ مجھے لگایا کہ آئندہ کبھی ایسا سوچنا بھی نہ۔ بس یہی تھپڑ میری زندگی سنوار گیا۔ اس کے علاوہ آپ نے کبھی ڈانٹا تک بھی نہ تھا۔

مکرم ماسٹر چوہدری محمد خاں صاحب کے والد محترم حضرت چوہدری غلام محمد صاحب جلد وفات پاگئے۔ ان کے بعد سارے خاندان کو آپ نے ہی سنبھالا کیونکہ آپ ہی سب سے بڑے تھے۔ زمینداری اور ملازمت کے علاوہ بھرپور جماعتی کام کرتے۔ ایک لمبا عرصہ تک آپ نے بطور سیکرٹری مال وضیافت کام کیا۔ مجلس شوریٰ میں نمائندگی کا بھی کئی بار موقع ملا۔ آپ کا گھر اس وقت جماعتی، علمی، ادبی اور سیاسی ہرقسم کی سرگرمیوں کا مرکز ہوا کرتا تھا۔ یہ نماز سنٹر بھی تھا۔

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دادا حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب نوجوانوں کوفوج میں بھرتی کرنے کے سلسلے میں جب کھاریاں تشریف لائے تو آپ نے بھی اسی گھر میں قیام فرمایا تھا۔

آپ نہایت متقی، پرہیزگار، بارعب، بہت ملنسار اور ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ لوگ آج بھی آپ کو یاد کرتے ہیں۔ سہنہ کے لوگ آپ کو کہا کرتے تھے کہ اگر آپ احمدیت چھوڑ دیں تو ہم آپ کی بیعت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ انہیں جواب دیتے کہ یہ احمدیت ہی کی تو برکت ہے ورنہ آپ کو یہ خیال بھی نہ آئے۔ آپ ہمیشہ سفید لباس پہنتے۔ آپ نے صرف 45 سال عمر پائی۔

ان کے علاوہ اس صف میں مکرم حافظ چوہدری غلام محی الدین صاحب، مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب (سابق امیر)، مکرم چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب مکرم چوہدری سعدالدین صاحب وغیرہم کے نام بھی شامل ہیں۔

مجاہدین کے ذکر پرنظر مجاہدین کی دو اور صفوں کی طرف چلی جاتی ہے، یعنی فرقان فورس کے جوان اور وہ مجاہدین جو حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر اشاعت حق کی غرض سے بیرون ملک چلے گئے۔ چنانچہ ان ہر دو صفوف میں مکرم حاجی احمد خاں صاحب ایاز مجاہد ہنگری اپنی بھرپور جوانی میں نظر آتے ہیں۔ آپ نے پولینڈ میں خدمت کی توفیق پائی۔ کچھ عرصہ آپ امیر جماعت احمدیہ کھاریاں بھی رہے۔ آپ نے لاء کیا ہوا تھا اور کھاریاں کے پہلے وکیل تھے۔ آپ ہی کی کوششوں سے کھاریاں میں عدالتوں کا قیام ہوا۔

اس صف کے ساتھ ایک صف ان واقفین زندگی کی بھی ہے جو مربیان تو نہیں لیکن اپنی خدمات کے اعتبار سے وہ کسی سے کم بھی نہیں۔ جب نظریں تاریخ کے ان اوراق کو الٹتی ہیں تو یہاں بھی کھاریاں کا ایک بہت ہی پیارا وجود نظر آتا ہے یعنی مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب اور پھر ان کے کچھ پیچھے انہی کے بیٹے مکرم ڈاکٹر انوار صاحب کا چہرہ بھی نمایاں ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔

پاک مسیح کی پاک بستی کی یاد ستاتی ہے تو خیال درویشان قادیان کی صف کی طرف چلا جاتا ہے۔ یہاں مکرم چوہدری سکندر خاں صاحب موجود ہیں۔ آپ نے مختلف حیثیتوں سے قادیان کی خدمت کی۔ اپنے حلقہ کے صدر رہے۔ آخری دم تک قادیان میں رہے۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں ہوئی۔

تاریخ کے قدموں پر قدم رکھتے ہوئے جب پیچھے کی طرف چلتے ہیں تو قدم کچھ دیر کو حفاظ قرآن کی صف کے پاس رکتے ہیں۔ نظر سامنے کھڑے دو نہایت بزرگ اور فرشتہ صفت انسانوں پر رک جاتی ہے۔ یعنی حضرت حافظ مولوی فضل دین صاحب اور مکرم حافظ چوہدری غلام محی الدین صاحب۔

مکرم حافظ چوہدری غلام محی الدین صاحب (پیدائش 1895ء، وفات 30/اکتوبر 1976ء، مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ، قطعہ نمبر 12۔ پیدائشی احمدی) بتایا کرتے تھے کہ جب حضرت اقدس مسیح موعود مقدمہ کرم دین بھیں کے سلسلے میں جہلم تشریف لائے تو کھاریاں اسٹیشن پر حضرت اقدس کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے لوگوں کا ایک جم غفیر جمع تھا۔ میں کیونکہ چھوٹا تھا، مجھے حضور نظر نہیں آرہے تھے تو میرے والد صاحب (حضرت چوہدری حسن محمد صاحب سیر) نے مجھے اپنے کندھوں پر اٹھا کر مسیح پاک کے چہرہ مبارک کی زیارت کروائی۔ مجھے وہ عجیب نظارہ کبھی نہیں بھولتا۔ اس کی کیفیت بیان سے باہر ہے۔ ایسا نورانی چہرہ میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ ایک خواب سا لگتا تھا۔ حضور مسلسل زیرلب کچھ درود اور دعائیں وغیرہ پڑھ رہے تھے۔ پھر ہم لوگ ٹرین کے پیچھے پیچھے پیاسوں کی طرح بے تاب پیدل جہلم تک گئے۔ ہمارے ساتھ اور بھی کئی لوگ تھے۔ آپ کو قرآن کریم سے بے پناہ محبت تھی آپ ہروقت حمائل شریف اپنے پاس رکھتے۔ کھیتوں میں جاتے ہوئے بھی ساتھ لے جاتے۔ جب بھی وقت ملتا، وضو کرتے اور تلاوت شروع کر دیتے۔ آپ نے اپنے ذاتی شوق پر خود ہی قرآن کریم حفظ کیا۔ پنجابی ترجمہ بھی اسی روانی سے یاد تھا۔ آپ قرآن کریم ناظرہ وترجمہ پڑھایا بھی کرتے تھے۔ نماز تراویح کے لئے قادیان سے باقاعدہ خط آیا کرتا تھا۔ چنانچہ آپ ایک لمبا عرصہ تک رمضان میں قادیان جا کر مختلف محلّہ جات میں نماز تراویح پڑھاتے رہے۔

بات پڑھنے پڑھانے کی ہوئی تو توجہ مدرسہ وجامعہ احمدیہ کے اساتذہ کرام کی صف کی طرف چلی گئی۔ پہلا ہی چہرہ حضرت حافظ مولوی فضل دین صاحب کا نظر آیا۔ آپ مدرسہ قادیان کے دینیات کے پہلے استاد تھے۔ آپ ایک تبحر عالم، حافظ قرآن اور عالم باعمل انسان تھے۔ آپ کے علاوہ میرے استاد مکرم محمد یعقوب امجد صاحب کا نام بھی کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ آپ کو بھی جامعہ احمدیہ میں اردو اور فارسی کے استاد کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔

پھر خیال آیا کہ سب ٹھیک مگر ایک بہت بڑی صف ان کی بھی تو ہے جن کو صرف احمدی ہونے کی وجہ سے لوٹا گیا، اموال چھین لئے گئے، قیمتی اشیاء ہتھیا کر باقی سامان سمیت گھروں کو نذر آتش کر دیا گیا، مکینوں کو زندہ جلانے کی کوشش کی گئی، قاتلانہ حملے کئے گئے، جائیدادوں پر قبضہ کر لیا گیا۔ جب توجہ اس طرف ہوئی نظر ایک بار پھر اپنی اس سندر بستی میں اپنے ہی گھر پر جا پڑی۔ چنانچہ 10 جولائی 1974ء کو مخالفین نے ہمارے گھر کو نذر آتش کر دیا اور سارا سامان لوٹ لیا۔ جس میں ہماری کل دنیاوی جمع پونجی چلی گئی۔ لیکن یہ واقعہ ہمارے ایمانوں میں اضافہ کر گیا۔ اس کے نتیجہ میں خدائے بزرگ و برتر نے محض اپنے فضل سے ہمیں پہلے سے ہزار گنا بڑھ کر مالی فراخی بھی عطا کی۔ کھاریاں کی تاریخ میں احمدیت کے خلاف ابھی تک یہی ایک واقعہ ہے جس میں کہ کوئی نقصان پہنچایا گیا ہو۔

مکرم افضال ربانی صاحب اپنی کتاب ''روزنامچہ'' کے صفحہ 73 پر لکھتے ہیں۔

''کھاریاں...... چودھری شریف احمد صاحب اور کرنل چودھری...... صاحب کے مکانوں پر حملہ کر کے غنڈوں نے سارا سامان لوٹ لیا اور گھروں کو آگ لگادی''۔

یہاں خاکسار اس نوٹ کی کچھ وضاحت بھی بیان کرتا چلے کہ جن کرنل صاحب کا نام درج نہیں وہ مکرم ماسٹر چوہدری محمد خاں صاحب کے چھوٹے بھائی مکرم کرنل چودھری اکبرعلی صاحب ہیں۔ مزید یہ کہ مکان پر حملہ، اس کا سامان لوٹنا اور جلانا یہ واقعات صرف مکرم چودھری شریف احمد صاحب ابن مکرم ماسٹر چوہدری محمد خاں صاحب کے گھر کے ساتھ پیش آئے۔ جبکہ مکرم کرنل چودھری اکبر علی صاحب پر قاتلانہ حملے کی کوشش کی گئی تھی۔ گھر کیونکہ ساتھ ساتھ تھے اس لئے شاید یہ غلطی لگی۔

مکرم کرنل چوہدری اکبرعلی صاحب کچھ عرصہ کھاریاں جماعت کے امیر بھی رہے۔ آپ بھی کھاریاں کی معروف شخصیات میں سے ایک تھے۔ بڑی خوبصورت شخصیت کے مالک تھے۔ ایک دفعہ کھاریاں کی موجودہ بیت الذکر میں ہی جہاں وضو کی جگہ ہے، اس کے پاس نماز کے انتظار میں کھڑے تھے کہ ایک فقہی مسئلہ کے متعلق اس ناچیز سے بات شروع ہوگئی۔ بات جب کچھ لمبی ہونے لگی تو خاکسار نے اپنے مؤقف کی تائید میں حضرت مصلح موعود کا ایک حوالہ پیش کیا۔ میرا یہ ذکر کرنا ہی تھا کہ آپ نے بات ختم کردی اور فرمایا کہ حضرت صاحب کے ارشاد کے بعد تو کسی بحث کی گنجائش ہی نہیں رہتی، میں آپ کی بات تسلیم کرتا ہوں۔ خاکسار یہاں یہ عرض کرتا چلا جائے کہ آپ رشتہ، عمر، مرتبہ، تجربہ ہرلحاظ سے خاکسار سے بہت بڑے تھے۔ مگر خلافت کا احترام تھا کہ ان تمام باتوں کے باوجود میری بات کو تسلیم کرلیا۔

مکرم چوہدری شریف احمد صاحب کی زندگی بھی اپنے والد مکرم ماسٹر چوہدری محمد خاں صاحب کی زندگی کے ہی مشابہ تھی۔ آپ کے دادا مکرم حضرت چوہدری غلام محمد صاحب کی طرح آپ کے والد بھی جلد وفات پاگئے۔ جس کی وجہ سے گھر کی تمام ذمہ داریاں آپ پر آگئیں۔ کیونکہ آپ ہی سب سے بڑے تھے۔ جب آپ کے والد صاحب کی وفات ہوئی تو آپ نہم جماعت

کے طالب علم تھے۔آپ نے خود زمینوں کو سنبھالا، اپنی تعلیم مکمل کی (گو جس قدر اعلیٰ تعلیم کی آپ کو اور آپ کے والد صاحب کو خواہش تھی اتنی تو حاصل نہ کر سکے) چھوٹے بھائیوں کو پڑھایا۔آپ نے اپنی تعلیم، تعلیم الاسلام کالج لاہور سے مکمل کی۔اس وقت کالج کے پرنسپل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تھے۔ آپ کا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے بہت گہرا پیار کا تعلق تھا۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ نے ملٹری انجینئرنگ سروس کو جوائن کیا اور سب ڈویژنل آفیسر کے عہدے پر فائز رہے۔ نہایت باوقار، قابل، خوش خط اور خوش لباس تھے۔ مکرم محمد یعقوب امجد صاحب جیسے باریک بین استاد بھی آپ کی قابلیت اور آپ کی تحریر کی پختگی اور خوبصورتی کی مثالیں دیا کرتے تھے۔کئی نوجوان آپ کی ڈریسنگ کو دیکھ کر یہ خواہش کرتے کہ ہم بھی بڑے ہو کر ایسے ہی تیار ہو کر آفس جایا کریں گے۔ زمینداری اور ملازمت کے ساتھ ساتھ آپ جماعتی کام بھی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ سیکرٹری امور عامہ، سیکرٹری وصیت، سیکرٹری صد سالہ جوبلی فنڈ وغیرہ رہے۔کھاریاں کی موجودہ بیت الحمد بھی آپ ہی نے تعمیر کروائی۔ پھر اس کی پہلی اور دوسری توسیع بھی آپ ہی کے ذریعہ ہوئی۔اسی طرح جماعت کا موجودہ قبرستان، جنازہ گاہ اور اس سے ملحقہ کوارٹرز بھی آپ ہی نے تعمیر کروائے۔ بہت لمبا عرصہ تک مجلس شوریٰ میں کھاریاں کی نمائندگی کی بھی توفیق پاتے رہے۔کئی دیگر خوبیوں کے علاوہ ایک بہت ہی نمایاں خوبی یہ تھی کہ آپ بہت ہی اعلیٰ پایہ کے مشیر تھے۔مکرم امیر صاحب ہر معاملہ میں آپ سے ضرور مشورہ کرتے۔آپ سے مشورہ لینے والوں میں ہر طرح کے لوگ تھے۔ بچوں کے رشتوں کے لئے، نوکری و ملازمت کے لئے، جائیداد کی خرید و فروخت، زمینداری، گھروں کی تعمیر، مقدمات، تعلیم، غرض ہر قسم کا مشورہ لینے والے آپ کے پاس آتے۔ اس کی وجہ سے آپ کا حلقہ احباب بہت ہی وسیع تھا۔جس میں ہر عمر، ہر طبقہ اور ہر مذہب کے لوگ تھے۔ میں نے خود سیاسی لوگوں کو الیکشن کے سلسلے میں آپ کے قدموں میں بیٹھے دیکھا ہے۔آپ ان کو لاکھ سمجھاتے کہ میرا تو اپنا ووٹ نہیں میرے پاس کیا لینے آتے ہو؟ کیوں ٹائم ضائع کرتے ہو؟ مگر ان کی ایک ہی ضد ہوتی کہ بس ایک دفعہ ہمارے سر پر ہاتھ رکھ دیں۔آپ بہت ہی غریب پرور اور اسم بامسمیٰ تھے۔آپ کی طبیعت میں بلا کی نفاست اور نظم تھا۔اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھتے کہ جن کے متعلق اکثر ایک عام آدمی سوچتا بھی نہیں۔

میں نے ایک پرانی البم نکالی اور تصویریں دیکھتے ہوئے ماضی میں کھونے لگا۔ یہاں ایک تصویر نے مجھے ایک بار پھر قلم اٹھانے پر اکسایا اور یہ چند سطور ہدیہ قارئین ہیں۔اس تصویر میں مجھے ایک صف میں کھڑے کھاریاں کے وہ جواں دل انصار نظر آئے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشاد پر سائیکل پر اجتماع میں شمولیت کی غرض سے مرکز سلسلہ پہنچے تھے۔جاننے والے جانتے ہیں کہ یہ قافلے بھی تاریخ احمدیت کا ایک درخشاں باب ہیں اور جنہوں نے دیکھا وہی ان نظاروں کی کیفیت، رعب اور اثر جانتے ہیں، جب پاکستان کے کونے کونے سے سائیکلوں پر انصار اور خدام اپنے اپنے اجتماعات پر مرکز آتے۔اس تصویر میں مکرم چوہدری رشید الدین صاحب، مکرم چوہدری شریف احمد صاحب، مکرم منظور احمد کھوکھر صاحب، مکرم مستری برکت علی صاحب، مکرم ماسٹر عبدالباسط صاحب، مکرم شیخ محمد اسلم صاحب، مکرم فضل الٰہی صاحب وغیرہ شامل ہیں۔اس کے علاوہ کھاریاں کے کئی خدام نے بھی حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں سائیکل پر اجتماعات میں شمولیت اختیار کی۔فی الوقت میں ان کے ذکر کو چھوڑتا ہوں۔

مکرم چوہدری رشید الدین صاحب لمبا عرصہ جماعت احمدیہ کھاریاں کے بھی امیر رہے اور بطور امیر ضلع گجرات بھی خدمت کی توفیق پائی۔ بہت اعلیٰ انتظامی صلاحیتوں کے مالک تھے۔کام سے تھکتے نہیں تھے اور نہ ہی کسی کام میں عار محسوس کرتے تھے۔ خاکسار نے اکثر انہیں اپنے ہاتھ سے بیت الذکر کی باہر نالیوں تک کی صفائی کرتے دیکھا ہے۔آپ کا دروازہ ہر وقت ہر کسی کے لئے کھلا رہتا تھا۔ اچھے مہمان نواز اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔مگر یہ نہیں کہ دنیا کے داؤ پیچ نہیں جانتے تھے۔ کچہری تھانوں کے معاملات نبٹانا خوب جانتے تھے۔خالصتاً پنچائیت کے آدمی تھے۔ 1989ء کے فسادات کے بعد آپ نے اپنے آرام کی پروا کئے بغیر چک سکندر والوں کی بہت مدد کی۔ ہر معاملے میں ان کا بھرپور ساتھ دیا اور بہت بھاگ دوڑ کی۔

مکرم محمد یعقوب امجد صاحب کو خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے قرآن کریم کا پنجابی ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے یہ ترجمہ شائع شدہ ہے۔اس کے علاوہ آپ کو متعدد جماعتی کتب کا بھی پنجابی ترجمہ کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔جن میں خاص طور پر قابل ذکر جلسہ مذاہب عالم میں پڑھا جانے والا حضرت اقدس مسیح موعود کا مضمون اسلامی اصول کی فلسفی کا ترجمہ ہے۔آپ ایک بہترین استاد، بلند پایہ نثر نگار اور عمدہ شاعر تھے۔آپ کے مضامین مختلف ناموں سے اخبارات و رسائل کی زینت بنتے رہتے تھے۔ آپ کا ایک معروف قلمی نام 'طوسی یزدانی' بھی تھا۔ آپ نے کئی مضامین میں ماسٹر اور فاضل کی ڈگری حاصل کی ہوئی تھی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف سے آپ کو قرآن کریم کے پنجابی ترجمہ کرنے کا ارشاد ہوا اس وقت آپ پی ایچ ڈی کر رہے تھے۔ بقول یعقوب امجد صاحب کے آپ نے پی ایچ ڈی کو جوتی کی نوک پر رکھا اور پی ایچ ڈی کو وہیں چھوڑ کر حضور کے ارشاد کی تعمیل میں فوراً ترجمہ کا کام شروع کر دیا۔آپ کو جنون کی حد تک پڑھانے کا شوق تھا اور پڑھانے کے لئے پوری تیاری اور محنت کرتے۔ پورا زور لگاتے تاکہ کسی طرح علم آگے آپ کے شاگردوں میں منتقل ہو جائے۔طلباء کی بھرپور حوصلہ افزائی کرتے۔کلاس میں جس قدر سخت تھے، باہر اسی قدر شفیق تھے۔

اچانک خیال آیا کہ ایک صف جس میں مجھے خود بھی کھڑا ہونے کا اعزاز حاصل ہے، اس کی طرف تو توجہ ہی نہیں کی۔یعنی وہ جوان جنہوں نے مسیح پاک کی آواز کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کے لئے اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیا اور کر رہے ہیں۔امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملک سے لے کر افریقہ کے جنگلوں تک، یورپ کی سرسبز و شاداب وادیوں سے لے کر عرب کے ریگستانوں تک اور آسٹریلیا اور رشیا سے لے کر جزائر تک۔ ہر جگہ مربیان کرام کی اس صف کے نمائندے موجود ہیں اور خدمات دینیہ بجا لا رہے ہیں۔ جب اس طرف غور کرنا شروع کیا تو ہر شعبہ میں مجھے اپنی سندر بستی کے خادم نظر آئے۔ چنانچہ بیرون ملک دفاتر میں خدمت کرنے والوں میں مکرم اخلاق احمد انجم صاحب، اندرون ملک دفاتر میں خدمت کرنے والوں میں مکرم ندیم احمد باسط صاحب، بیرون ملک میدان عمل میں خدمت کرنے والوں میں برادرم آصف محمود ڈار صاحب اور اندرون ملک میدان عمل میں خدمت کرنے والوں میں عزیزم عزیز احمد سعید صاحب کے نام شامل ہیں۔

اسی طرح نائب ناظران و وکلاء اور متخصصین وغیرہ کی صفوں میں بھی میری بستی کے کسی نہ کسی خادم سلسلہ کا نام ضرور ملے گا۔ اس کے علاوہ واقفین اور واقفات نو کی صف میں بھی اس بستی کے بہت سے نونہال شامل ہیں۔اسی طرح لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی مجالس میں سے ایک لجنہ اماء اللہ کھاریاں ہے۔ جہاں میری ماؤں اور بہنوں نے بہت نمایاں کام کیا ہے۔ اس کے علاوہ اسیران راہ مولیٰ کی صف میں بھی کھاریاں کے چند خدام کا نام آتا ہے اور موصیان کی صف میں کھڑے احباب کی قطار تو بہت لمبی ہے۔ پھر ذیلی تنظیموں میں نمایاں خدمت کرنے والوں کے بہت سے نام ہیں۔ جماعت کے مرکزی دفاتر میں خدمت کرنے والے غیر واقفین زندگی کارکنان میں مکرم چوہدری محمد دین صاحب، مکرم مبشر احمد صاحب، مکرم وسیم احمد صاحب، مکرم نصیر احمد صاحب کا تعلق بھی میری اسی سندر بستی سے ہے۔

پھر ایک صف مقامی جماعتوں میں خدمت کرنے والوں کی ہے۔ان میں مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب، مکرم چوہدری رشید الدین صاحب، مکرم صوبیدار عنایت علی صاحب، مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ، مکرم صوبیدار سردار خاں صاحب، مکرم محمد شفیع سلیم صاحب، مکرم منظور احمد کھوکھر صاحب، مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب، مکرم سعید احمد طور صاحب، مکرم بشارت احمد صاحب، مکرم میاں غلام محمد صاحب پوسٹ مین، مکرم میاں محمد صادق وغیرھم۔

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہوگئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہوگئیں

الغرض تاریخ احمدیت کی کوئی صف بھی ایسی نہیں جس میں میری سندر بستی کھاریاں کے جوان سینہ سپر نہ ہوں۔ مگر جیسا کہ میں نے اپنے اس مضمون کے شروع میں عرض کیا کہ یہ محض اس لم یزل لایزال کی ذات کا فضل اور مسیح پاک، امام الزماں کے قدموں کی برکت ہے کہ ان لوگوں میں تبدیلی رونما ہوئی اور کسی نہ کسی خدمت کی توفیق ملی اور ان کے نام تاریخ میں زندہ ہیں۔ ورنہ اپنی ذات میں ان کی حیثیت ہی کیا تھی۔ اگر یہ فضل اور برکت شامل حال نہ ہوتی تو یہ کب کے مر کر خاک ہو چکے ہوتے۔اسی تبدیلی کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''...... بات یہ ہے کہ انسان غفلت میں پڑا ہوا ہے۔ جب وہ بیعت کرتا ہے اور ایسے کے ہاتھ پر جیسے اللہ تعالیٰ نے وہ تبدیلی بیان بخشی ہو، تو جیسے درخت میں پیوند لگانے سے خاصیت بدل جاتی ہے۔اسی طرح سے اس پیوند سے بھی اس میں وہ فیوض اور انوار آنے لگتے ہیں (جو اس تبدیلی یافتہ انسان میں ہوتے ہیں) بشرطیکہ اس کے ساتھ سچا تعلق ہو۔ خشک شاخ کی طرح نہ ہو۔اس کی شاخ ہو کر پیوند ہو جاوے۔جس قدر یہ نسبت ہوگی اسی قدر فائدہ ہوگا''۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 03)

یہاں یہ تحریر کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی تحقیقی مقالہ نہیں بلکہ یادوں کا ایک گلدستہ ہے جس کو دوستوں کے اصرار پر ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح ابھی بہت سے نام رہ گئے ہیں۔ بہت سے ایسے بزرگان کا ذکر بھی نہیں ہو سکا جو کھاریاں کی طرف منسوب ہوتے ہیں لیکن دراصل وہ کھاریاں سے ملحقہ کسی گاؤں سے تعلق رکھتے تھے اور ان کی تحصیل کھاریاں تھی۔ پھر زیادہ تر ایسے احباب کا ذکر کیا گیا ہے جو مـن قضـیٰ نحبـہ کی ذیل میں آتے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ نسیان یا کمیٔ علم کی بناء پر کسی کا ذکر رہ گیا ہو، اس لئے خاکسار ایسے تمام احباب سے

باقی صفحہ 6 پر

مکرم ڈاکٹر عبدالباری ملک صاحب

مکرم مشتاق احمد صاحب بٹ کا ذکر خیر

جمعرات 8 ستمبر 2011ء کو شام چار بجے بریڈفورڈ جماعت کی بزرگ ہستی اور سابق صدر جماعت مکرم مشتاق احمد بٹ صاحب اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے اپنے چاہنے والوں کو افسردہ چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مکرم مشتاق احمد بٹ صاحب انتہائی مہربان اور شفیق شخصیت کے مالک تھے۔ آپ باقاعدگی سے نماز تہجد اور پانچوں نمازوں کو وقت پر بڑے اہتمام سے قائم فرماتے۔ آپ انتہائی صابر، متقی، پرہیزگار، قرآن پاک سے انتہاء درجے کا عشق رکھنے والے، نظام جماعت کی کامل اطاعت اور خلیفہ وقت سے عقیدت، پیار اور وفا کا تعلق رکھنے والے اور کامل فرمانبرداری کرنے والی شخصیت تھے۔

مکرم مشتاق بٹ صاحب ساٹھ کی دہائی سے بریڈفورڈ میں مقیم تھے۔ اس طرح ان کا شمار بریڈفورڈ شہر کے ابتدائی احمدیوں میں ہوتا تھا۔ انگلستان آنے سے پہلے آپ پاکستان میں فوج میں ملازم تھے اور اس دور کے کئی جرنیلوں اور فیلڈ مارشل ایوب خان صاحب کے ساتھ ان کو کام کرنے کا بھی موقع ملا۔

انگلستان آنے کے بعد آپ نے بریڈفورڈ کو اپنا گھر بنایا۔ آپ نے اس دور کے نئے تارکین وطن کی طرح مقامی ٹیکسٹائل مل میں بڑی محنت سے کام کیا۔ آپ مل میں اپنے ساتھیوں اور انگریز افسروں میں بھی اپنی محنت اور حسن اخلاق کی وجہ سے بڑے مقبول تھے۔ آپ نے کبھی مشکل ترین حالات میں اور دشمنوں کے درمیان بھی اپنی احمدیت کی شناخت کو کبھی بھی نہیں چھپایا۔

جوانی سے ہی آپ نمازوں کے پابند تھے اور قرآن پاک سے ان کو انتہا کا عشق تھا۔ اس عشق کا عالم یہ تھا کہ ٹیکسٹائل مل میں مشینوں پر کام کرتے ہوئے آپ روزانہ چند آیات زبانی یاد کرتے رہے۔ اس طرح آپ نے اللہ کے فضل سے قرآن مجید کا خاصا حصہ زبانی حفظ کر لیا تھا۔

آپ کو کئی سال تک جب تک ان کی صحت نے اجازت دی بریڈفورڈ بیت الحمد میں روزانہ نمازیں، نماز جمعہ اور رمضان کے مبارک مہینہ میں نماز تراویح پڑھانے کا بھی اعزاز حاصل ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت خوبصورت آواز سے نوازا تھا۔ آپ تلاوت قرآن بہت خوش الحانی سے کرتے تھے۔ ایک دفعہ امیر جماعت سیالکوٹ بریڈفورڈ آئے ہوئے تھے، مکرم مشتاق بٹ صاحب نے نماز عشاء پڑھائی تو وہ ان کی آواز سے اتنے متاثر ہوئے کہ ان سے درخواست کی کہ قرآن پاک کی چند سورتوں کی تلاوت ریکارڈ کروا دیں۔ مشتاق صاحب نے ان کو ایک ٹیپ پر تلاوت ریکارڈ کر کے تحفہ میں دی۔

آپ ترنم سے نظمیں بھی بہت خوبصورتی سے پڑھتے تھے۔ ایک موقع پر ایک انگریز مہمان ہمارے ایک اجلاس میں موجود تھے، جب محترم مشتاق بٹ صاحب نے ترنم سے حضرت مسیح موعود کا بابرکت منظوم کلام پڑھا تو انگریز دوست کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ بار بار کہتا تھا کہ مجھے زبان کی سمجھ تو نہیں آئی لیکن اتنی خوبصورت آواز سے میں بہت لطف اندوز ہوا ہوں۔

آپ کو جب تک اللہ تعالیٰ نے صحت اور توفیق دی آپ نے بڑے اخلاص اور محنت سے خدمت دین کا اعزاز حاصل کیا۔ آپ 1979ء میں صدر جماعت مقرر ہوئے اور آپ کے دور میں ہی لیڈز روڈ پر بیت الحمد کیلئے جگہ کی خریداری کا کام شروع ہوا۔ آپ کے دور میں ہی بریڈفورڈ میں پہلے مربی سلسلہ مکرم عبدالحفیظ صاحب کھوکھر پہنچے۔ بحیثیت صدر جماعت آپ نے بڑی محنت سے کام کیا۔ ساری جماعت کا بہت خیال رکھتے تھے۔ بریڈفورڈ جماعت میں جب کبھی مربی سلسلہ نہ ہوتے تو آپ نکاح بھی پڑھاتے اور دوسرے دینی فرائض بھی سرانجام دیتے۔ صدر جماعت کے علاوہ آپ کو بحیثیت زعیم انصار اللہ، صدر اصلاحی کمیٹی، سیکرٹری امور عامہ، سیکرٹری تعلیم، سیکرٹری تربیت اور سیکرٹری مال کے بھی خدمات کی توفیق ملی۔ ہر حیثیت میں آپ نے جماعت کی خوب خدمت کی اور بڑوں اور بچوں سب سے بڑے پیار اور شفقت سے پیش آتے رہے۔ اپنی عمر سے بہت چھوٹی عمر کے جماعتی عہدیداروں کا بھی بہت زیادہ احترام کرتے اور ہر کام میں کامل اطاعت کرتے۔ باوجود اپنی خراب صحت اور عمر کے بیت الذکر کے کچن میں جا کر برتن بھی دھو دیتے اور صفائی کر دیتے۔

مکرم مشتاق بٹ صاحب کی طبیعت بہت ہی پیاری تھی۔ مزاح ان کے مزاج میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، جس مجلس میں جاتے اس کو اپنے دلچسپ لطائف سے معطر کر دیتے، ان کے ارد گرد بیٹھا ہر شخص ہنستا ہوا ہی نظر آتا۔ اس وجہ سے آپ بڑوں اور بچوں میں یکساں مقبول تھے۔ آپ جس محفل میں ہوتے محفل کی جان ہوتے، آپ کو اللہ کے فضل سے دینی علم پر بھی خاصا عبور تھا۔ ہر موضوع پر قرآن مجید کی آیات اور احادیث زبانی یاد تھیں۔ کہیں بھی کسی بھی موقع پر اگر ان کو اچانک بھی کچھ کہنے کو یا خطبہ دینے کی درخواست کی جاتی تو فوراً مناسب موضوع پر بہترین تقریر یا خطبہ ارشاد فرما دیتے۔ غیر احمدیوں سے بھی بات چیت میں اور دعوت الی اللہ کی مجالس میں ہر سوال کا جواب زبانی یاد ہوتا۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ دعوت الی اللہ کی مجلس ہو اور مکرم مشتاق صاحب کسی پاکستانی یا انگریز مہمان کو ساتھ نہ لاتے۔

دینی غیرت بھی بلا کی تھی۔ ان کا ایک غیر احمدی دوست تھا جس سے ان کے دیرینہ خاندانی تعلقات تھے۔ اس شخص کا تعلق جماعت اسلامی سے تھا۔ اس نے ایک دفعہ اردو اخبار میں جماعت کے خلاف مضمون تحریر کیا اور حضرت مسیح موعود کی شان میں گستاخی کی۔ اس پر مکرم مشتاق احمد بٹ صاحب نے فون کر کے اس کو کہا کہ آج سے تمہارے ساتھ میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کے بعد کئی سال تک آپ نے اس سے مکمل قطع تعلق کئے رکھا۔ اس شخص کی بیوی کی معذرت پر آپ نے اس سے تعلقات بحال کئے۔

آپ نے بڑی محنت کر کے اپنے سب بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی اور سب بچوں کا جماعت سے ہمیشہ مضبوط تعلق قائم رکھا۔ جب تک بچوں کی شادیاں نہیں ہوئی تھیں اپنے ساتھ ہر جماعتی پروگرام میں لاتے۔ ان کے سب سے بڑے بیٹے مکرم سلیم احمد صاحب اللہ کے فضل سے لیسٹر میں جج کے عہدہ پر فائز ہیں اور احمدیہ لائرز سوسائٹی کے کئی سال تک صدر بھی رہے۔ آپ کئی سال تک لیسٹر جماعت کے صدر بھی رہے۔ دوسرے بچوں میں تین اور بیٹے عزیزم ندیم احمد صاحب، عزیزم وسیم احمد صاحب، عزیزم نعیم احمد صاحب اور عزیزہ صائمہ احمد صاحبہ ہیں۔ ان سب کا بھی جماعت سے مضبوط تعلق قائم ہے۔

آپ نے اپنے دو بیٹوں کی شادیاں بریڈفورڈ کی جماعت میں ہی کیں۔ ہمیشہ یہ کہتے تھے کہ میں باقی جماعت کیلئے یہ نمونہ قائم کرنا چاہتا تھا کہ اگر مقامی جماعت میں مناسب رشتے میسر ہوں تو پہلے وہاں رشتے تلاش کریں خواہ وہ کسی خاندان، ذات یا قوم سے تعلق رکھتے ہوں۔

ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے اپنے گھر کے قریب ہی مقامی کونسل سے ایک الاٹمنٹ (قطعہ زمین) لے لیا اور مشغلے کے طور پر باقاعدہ کھیتی باڑی شروع کر دی۔

ہمیشہ مذاق سے کہتے کہ میرے تو مربعے ہیں۔ جب سبزیوں کا سیزن ہوتا تو پھر تو ساری جماعت کی موج ہوتی۔ نماز جمعہ کے موقع پر اپنی کار بھر کر تازہ دھنیا، پالک، مولیاں، میتھی، ٹماٹر، شلغم، کدو اور دوسری سبزیاں لاتے اور نماز کے بعد جماعت کے ممبران کو مفت سبزیاں تحفہ دیتے۔ یہ چونکہ Organic (دیسی) سبزیاں ہوتیں اس لیے بہت لذیذ ہوتیں۔ خاکسار ہمیشہ مکرم مشتاق صاحب کو کہتا کہ ان سبزیوں میں آپ کی مٹھاس ہوتی ہے۔

آپ کو شاعری کا بھی شوق تھا اور بڑے خوبصورت شعر کہتے اور ان کو خوش الحانی سے پڑھتے بھی تھے۔ گزشتہ سال ان کا شعری مجموعہ "پھول کھلے ہیں گلشن گلشن" کے نام سے شائع ہوا جو محترمی جناب ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز او بی ای نے قادیان دارالامان سے شائع کروایا۔ ان کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

کبھی جو ملتے ہو ایسی خوشی سی ملتی ہے
کہ روح جھومتی ہے زندگی سی ملتی ہے
رہ حیات کے اسرار کھلنے لگتے ہیں
نگاہ ملتے ہی اک روشنی سی ملتی ہے
مجھ کو نشاط سے کیا غرض، رسم وفا عزیز ہے
میرا رفیق شب ہوا، اک دیا بجھا ہوا
آپ کے مجاہدہ سے مجھ میں روشنی رہی
ورنہ میری بساط کیا، اک دیا بجھا بجھا

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ مکرم مشتاق بٹ صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے، ان کے درجات کو بہت بلند فرمائے، ان کو اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کے جملہ لواحقین اور چاہنے والوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 5 غلامان احمدیت کا تذکرہ

معذرت چاہتا ہے، جن کا ذکر نہیں ہو سکا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی بہترین اجر دے۔ آمین

گجرات یا کھاریاں کے حوالے سے اس مضمون میں درج تاریخی معلومات کی تفصیلات کے لئے درج ذیل کتب سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

کرانیکل آف گجرات از کیپٹن ایلیٹ ڈپٹی کمشنر گجرات، مولوی عبدالمالک کی کتاب تاریخ شاہان گوجر، آئینہ گجرات از شیخ کرامت اللہ، تاریخ گجرات از مرزا اعظم بیگ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بندوبست 1861ء، ڈاکٹر احمد حسین قریشی قلعہ داری کی ضخیم کتاب ضلع گجرات اور Gazetter of the Gujrat District 1921

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم نصیر احمد کھرل صاحب مربی ضلع بدین تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے منجھلے بیٹے حنان احمد نادی واقف نو نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ عزیزم کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ شازیہ ارم صاحبہ کو ملی۔ موصوف کی آمین کی تقریب مورخہ 8 جنوری 2012ء کو بعد نماز ظہر بیت الحمد بدین میں منعقد ہوئی۔ محترم حکیم محمد جمیل صاحب امیر ضلع بدین نے عزیزم سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور قرآنی انوار و برکات سے منور فرمائے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب لندن تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے پوتے مکرم محمد اظہار صاحب بینک آفیسر کو 5 دسمبر 2011ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام ساریہ احمد عطا فرمایا ہے اور وقف نو میں اس کی منظوری عنایت فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم محمد احمد صاحب کی پہلی پوتی اور مکرم چوہدری محمد امین صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی گوجرانوالہ کی نواسی ہے۔ یہ امر میرے لئے مزید خوشی کا باعث ہے کہ اس بچی کی پیدائش سے احمدیت ہمارے خاندان کی چھٹی نسل میں داخل ہوگئی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو ہمارے خاندان والدین کیلئے قرۃ العین اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد اکرم خان صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ دارالصدر شرقی طاہر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم عمران احسن حبیب صاحب ولد مکرم محمد حبیب صاحب مرحوم لاہوری کی والدہ لندن میں شدید بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا کرے آمین

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف پنجاب ایم اے (پارٹ ون) 2012ء کیلئے پرائیویٹ امیدواروں کی رجسٹریشن کا آغاز 16 جنوری 2012ء سے ہوگا جو 15 فروری 2012ء تک جاری رہے۔ رجسٹریشن کی سنگل فیس -/1850 روپے ہوگی۔ -/500 روپے لیٹ فیس کے ساتھ رجسٹریشن فارم 29 فروری 2012ء تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ امیدواروں کو درج ذیل مضامین میں امتحان دینے کی اجازت ہوگی۔

1. اردو 2. انگریزی 3. اسلامیات
4. پنجابی 5. سیاسیات 6. تاریخ
7. ریاضی 8. عربی 9. فلاسفی
10. فارسی 11. معاشیات 12. فرنچ

رجسٹریشن فارم پنجاب یونیورسٹی استقبالیہ کاؤنٹر نیو کیمپس، حبیب بنک کی مقررہ برانچوں کے علاوہ یونیورسٹی کی ویب سائٹ www.pu.edu.pk پر دستیاب ہیں۔

(نظارت تعلیم)

ولادت

مکرمہ بشریٰ احمد صاحبہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے خاکسارہ کے بیٹے مکرم راجہ عطاء المنان صاحب لندن کو ایک بیٹے کے بعد مورخہ 9 نومبر 2011ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام دانیہ منان عطا فرمایا ہے جو مکرم ملک محمد مظہر صاحب آف فیصل آباد کی نواسی ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے خاکسارہ کے دوسرے بیٹے مکرم راجہ خاور رحمٰن صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کو کینیڈا میں مورخہ 22 جولائی 2011ء کو محض اپنے فضل سے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت وقف نو کی تحریک میں شامل فرماتے ہوئے ماہدہ رحمٰن کے نام سے نوازا ہے۔ نومولودہ مکرم رانا عبدالمنان خان صاحب کینیڈا کی نواسی ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے میرے چھوٹے بیٹے مکرم راجہ شجاع الرحمٰن صاحب کو کینیڈا میں ایک بیٹے کے بعد 26 جولائی 2011ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے جس کا نام آمنہ ارم تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم رانا وسیم احمد صاحب آف چک نمبر 88 ج۔ ب حال کینیڈا کی نواسی ہے۔

تینوں بچیاں حضرت منشی امیر محمد خان صاحب ایرانوالی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ احباب سے ان بچیوں کے نیک قسمت، صحت مند اور خلافت کے وفادار، تمام خوبیوں سے متصف اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

داخلہ کمپیوٹر کورس

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیراہتمام مندرجہ ذیل کورس کا اجراء کیا جارہا ہے۔ داخلہ کے خواہشمند خدام اپنی درخواستیں دفتر خدام الاحمدیہ میں جمع کروادیں۔ داخلہ فارم دفتر سے وصول کیا جاسکتا ہے اور معلومات کیلئے درج ذیل نمبر 0332-7075210 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

بیسک کمپیوٹر ٹریننگ کورس

ٹائپنگ (اردو+انگلش)، بیسک ایم ایس آفس ان پیج

ہر عمر اور کسی بھی معیار تعلیم کے حامل افراد کیلئے داخلہ لے سکتے ہیں۔

دورانیہ 1 ماہ فیس کورس -/1500 روپے

ویب ڈیزائننگ ٹریننگ کورس

ایچ ٹی ایم ایل، جاوا اسکرپٹ، ڈریم ویور، فوٹوشاپ یہ ملازمت کے حصول کیلئے ضروری پیشہ ورانہ مہارت کا کورس ہے۔

دورانیہ 2 ماہ فیس کورس -/2000 روپے

(انچارج طاہر کمپیوٹر سیکشن)

دارالصناعۃ میں داخلہ

دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک 2۔ ریفریجریشن وائیر کنڈیشننگ 3۔ وڈ ورک (کارپینٹر) 4۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن 2۔ جنرل الیکٹریشن 3۔ پلمبنگ

تمام کورسز کا دورانیہ 6 ماہ ہے۔

داخلہ فارم کے حصول ودیگر معلومات کے لئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 27/52 دارالعلوم وسطی ربوہ فون نمبر 047-6211065 0336-7064603 سے رابطہ کریں۔

☆ نئی کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے۔ اور داخلے جاری ہیں۔

☆ نشستوں کی تعداد محدود ہے۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کے لئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

☆ والدین اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

تمام طلباء جو گزشتہ سیشنز میں کورسز مکمل کر چکے ہیں، ان کی اسناد آچکی ہیں۔ لہٰذا ان سے گزارش ہے کہ اپنی اسناد دفتر ہذا سے صبح کے وقت حاصل کر لیں۔

(نگران دارالصناعۃ ربوہ)

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ 041-2614838:
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ 041-8549093:
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

نور ابٹن
حسن کا نکھار روائتی ابٹن
تابانی
ہاتھوں اور چہرے کی تازگی کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکویٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ائیر کنڈیشننگ
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258
(بکنگ جاری ہے)

بقیہ از صفحہ 1

مکرم محمد اسحٰق ناصر صاحب قائد تعلیم القرآن
مکرم نعمان احمد محمود صاحب قائد تحریک جدید
مکرم مسعود احمد بشیر صاحب قائد وقف جدید
مکرم ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب قائد نومبائعین
مکرم رفیق اختر روزی صاحب قائد تجنید
مکرم سردار محمود احمد فرید ڈوگر صاحب
قائد ذہانت وصحت جسمانی
مکرم کامران علی صاحب آڈیٹر
مکرم مظفر احمد چٹھہ صاحب معاون صدر
مکرم شیخ رفیق احمد طاہر صاحب معاون صدر
مکرم عامر انیس صاحب معاون صدر
مکرم شیخ طارق محمود صاحب زعیم اعلیٰ لندن
مکرم طیب احمد صاحب زعیم اعلیٰ بیت الفتوح
مکرم رانا عبد اللطیف صاحب زعیم اعلیٰ بیت النور

خبریں

پیر پگارا لندن میں انتقال کر گئے حروں کے روحانی پیشوا اور پاکستان مسلم لیگ فنکشنل کے سربراہ سید شاہ مردان شاہ ثانی، پیر پگارا ہفتم 10 جنوری 2012ء کو لندن کے ویلنگٹن ہسپتال میں 83 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ وہ پھیپھڑوں کے عارضے میں مبتلا تھے۔ پیر صاحب پگارا 22 نومبر 1928ء کو پیر جو گوٹھ میں پیر صبغت اللہ شاہ کے گھر پیدا ہوئے اور 4 فروری 1952ء کو پیر پگارا ہفتم کی حیثیت سے دستار بندی پیر جو گوٹھ میں کی گئی ان کی تدفین ان کے آبائی گاؤں پیر جو گوٹھ میں ہوگی۔

جمرود میں مسافر وین میں بم دھماکہ خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود کے ایک بازار میں مسافر وین میں ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ ہوا۔ جس کے نتیجہ میں 16 اہلکاروں اور 2 بچوں سمیت 35 افراد جاں بحق اور 65 زخمی ہوگئے ہیں جن میں سے 11 کی حالت نازک ہے۔ دھماکہ اتنا شدید تھا کہ اس کے باعث 15 گاڑیاں مکمل تباہ اور درجنوں عمارتوں کو نقصان پہنچا ہے۔

پاکستان موبائل فون کے استعمال کا آٹھواں بڑا صارف اکیسویں صدی کے جدید دور میں موبائل فون خصوصی اہمیت اختیار کر گیا ہے اور شہری آبادی کے ساتھ ساتھ دیہی آبادی کیلئے ناگزیر ہو چکا ہے۔ پاکستان کا شمار بھی ایسے ممالک میں ہوتا ہے جہاں ہر طبقے میں موبائل فون کا استعمال عام ہے اور پاکستان دنیا مین موبائل فون استعمال کرنے والے 10 ملکوں کی فہرست میں 8 ویں نمبر پر ہے۔ عالمی سطح پر استعمال ہونے والے 1.8 فیصد یعنی 11 کروڑ 11 لاکھ موبائل کنکشن پاکستان میں استعمال کئے جا رہے ہیں۔ اس وقت پاکستان کی 65 فیصد آبادی موبائل فون استعمال کر رہی ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 12۔جنوری	
طلوع فجر	5:41
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:17
غروب آفتاب	5:26

لندن کے تمام حصوں میں وائی فائی کی سہولت برطانیہ کے دارالحکومت لندن کے تمام حصوں میں وائی فائی کے ذریعے لاکھوں شہریوں کو مفت انٹرنیٹ فراہم کرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

☆☆☆☆☆

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی
زمین خرید وفروخت کی بااعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524 0336-7060580

سمیع سٹیل ٹریڈرز مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل
طالب دعا: میاں عبدالسمیع، میاں عمر سمیع، میاں سلمان سمیع
81-A سٹیل شیٹ مارکیٹ لنڈا بازار لاہور
Mob:0300-8469946-0302-8469946
TeL:042-7668500-7635082

FR-10